خیبر پختونخوا • KPK

نہم جماعت اسلامیات
مکمل کتاب نوٹس

9th Class Islamiat Notes — Khyber Pakhtunkhwa — Full Book Notes

یہ نوٹس خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور کی اسلامیات لازمی کی کتاب کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔
ہر باب کے اہم نکات، اہم اصطلاحات اور خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے،
اور ہر باب کے آخر میں اصل مشقی سوالات اور معروضی سوالات دیے گئے ہیں۔

zahidenotes.com
نہم جماعت • اسلامیات • خیبر پختونخوا

کتاب کے بارے میں اور امتحانی خاکہ

یہ نوٹس خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ (KPTBB) پشاور کی اسلامیات لازمی کی کتاب پر مبنی ہیں، جو پشاور، مردان، سوات، ایبٹ آباد، بنوں، کوہاٹ، ملاکنڈ اور ڈیرہ اسماعیل خان کے بورڈز کے نہم جماعت کے طلبہ کے لیے منظور شدہ ہے۔ کتاب میں قرآن مجید کا مطالعہ، احادیث کا مطالعہ اور موضوعاتی مطالعہ شامل ہے۔

امتحانی خاکہ: خیبر پختونخوا کے بورڈز میں نہم جماعت اسلامیات لازمی کا پرچہ **کل پچاس نمبروں** کا ہوتا ہے۔ تیسری فریق کی ذرائع سے نقل شدہ پرچے کے مطابق حصہ اول میں دس معروضی سوالات، حصہ دوم میں مختصر سوالات اور حصہ سوم میں تفصیلی سوالات ہوتے ہیں۔ یہ خاکہ سرکاری طور پر تصدیق شدہ نہیں ہے—تازہ ترین اور حتمی خاکے کے لیے اپنے بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔

اہم وضاحت: اس کتاب کے مختلف ذرائع میں ابواب کی ترتیب اور تعداد میں فرق پایا جاتا ہے۔ یہ نوٹس ان موضوعات پر مبنی ہیں جن پر ذرائع متفق ہیں: سورۃ الانفال کا مطالعہ، قرآن مجید کا تعارف، اللہ اور رسول کی محبت و اطاعت، علم کی فضیلت، زکوٰۃ، طہارت اور احادیث کا مطالعہ۔

نوٹس کیسے استعمال کریں

- ہر باب کو پہلے مکمل پڑھیں، پھر اس کے اہم نکات اپنی زبان میں دہرائیں۔
- اہم اصطلاحات کے معانی یاد رکھیں، کیونکہ ان سے مختصر سوالات بنتے ہیں۔
- ہر باب کے آخر میں دیے گئے مشقی سوالات حل کریں اور جوابات آخر میں دی گئی جوابی کلید سے ملائیں۔

ابواب کی فہرست

۱ مطالعہ قرآن کریم — سورۃ الانفال

۲ قرآن مجید: تعارف، حفاظت اور فضائل

۳ اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبت و اطاعت

۴ علم کی فضیلت و اہمیت

۵ زکوٰۃ

۶ طہارت اور جسمانی صفائی

۷ مطالعہ احادیث مبارکہ

باب ۱: مطالعہ قرآن کریم — سورۃ الانفال

سورۃ الانفال قرآن مجید کی ایک اہم سورت ہے جس میں غزوہ بدر کے واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق بیان کیے گئے ہیں۔ اس باب کا مقصد سورت کے مرکزی پیغام کو سمجھنا ہے تاکہ طالب علم اتحاد، اطاعت اور اللہ پر بھروسے کی اہمیت کو اپنی زندگی میں اپنا سکے۔

اہم نکات

- سورۃ الانفال میں سچے مومنوں کی صفات بیان کی گئی ہیں: اللہ کا ذکر سن کر ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، قرآن سن کر ان کا ایمان بڑھتا ہے، وہ نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
- غزوہ بدر میں مسلمان تعداد میں کم تھے مگر اللہ کی مدد اور ان کے صبر کی وجہ سے کامیاب ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی تعداد سے نہیں بلکہ ایمان اور استقامت سے ملتی ہے۔
- سورت میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے۔ اطاعت ہی مسلمانوں کے اتحاد اور کامیابی کی بنیاد ہے۔
- مالِ غنیمت کے بارے میں اصولی ہدایت دی گئی ہے کہ اس کی تقسیم انصاف سے کی جائے اور اس میں کسی کی حق تلفی نہ ہو۔
- میدانِ جنگ سے پیٹھ پھیرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ جنگی حکمت عملی کے تحت جگہ بدلنا اس سے الگ بات ہے۔
- سورت کا پیغام ہے کہ مسلمان آپس میں متحد رہیں، اختلاف سے بچیں اور ہر معاملے میں اللہ پر بھروسا رکھیں۔
- سورت کے مطالعے سے صبر، شکر، قربانی اور نظم و ضبط جیسی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

اہم اصطلاحات: انفال — جنگ میں حاصل ہونے والا مال۔ غزوہ — وہ جنگ جس میں نبی کریم خود شریک ہوئے۔ اطاعت — حکم ماننا۔ توکل — اللہ پر بھروسا کرنا۔

خلاصہ: سورۃ الانفال ہمیں سکھاتی ہے کہ ایمان، اتحاد، اطاعت اور اللہ پر بھروسا ہی اصل طاقت ہے۔ غزوہ بدر کی مثال بتاتی ہے کہ کم تعداد بھی سچے ایمان اور نظم کے ساتھ بڑی کامیابی حاصل کر سکتی ہے۔

باب ۱: مشقی سوالات — مطالعہ قرآن کریم — سورۃ الانفال

مختصر سوالات

سوال ۱: سورۃ الانفال میں سچے مومنوں کی کون سی صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: سچے مومن وہ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر کانپ اٹھتے ہیں، قرآن سن کر ان کا ایمان بڑھتا ہے، وہ نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

سوال ۲: غزوہ بدر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: یہ سبق ملتا ہے کہ کامیابی تعداد اور ساز و سامان سے نہیں بلکہ ایمان، صبر، اتحاد اور اللہ کی مدد سے ملتی ہے۔

سوال ۳: اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: اطاعت سے جماعت میں نظم اور اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر مسلمان کامیاب نہیں ہو سکتے۔

سوال ۴: مالِ غنیمت کی تقسیم میں کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: تقسیم میں انصاف کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور جماعت میں اختلاف پیدا نہ ہو۔

سوال ۵: توکل کا کیا مطلب ہے؟

جواب: توکل کا مطلب ہے کہ انسان اپنی پوری کوشش کرے اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے، کیونکہ اصل مدد اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال ۱: سورۃ الانفال کے مرکزی مضامین بیان کریں۔

جواب: سورۃ الانفال کے مرکزی مضامین میں سچے مومنوں کی صفات، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت، غزوہ بدر کے اسباق، مالِ غنیمت کی منصفانہ تقسیم، میدان میں ثابت قدم رہنے کی تاکید اور اللہ پر توکل شامل ہیں۔ سورت کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ مسلمان متحد رہیں، نظم و ضبط اختیار کریں اور ہر حال میں اللہ کی مدد پر یقین رکھیں۔

سوال ۲: غزوہ بدر مسلمانوں کے لیے کس طرح ایک سبق آموز واقعہ ہے؟

جواب: غزوہ بدر میں مسلمان تعداد اور ساز و سامان میں کم تھے، مگر ان کے ایمان، صبر اور اتحاد نے انہیں کامیابی دلائی۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل طاقت ایمان اور نظم میں ہے۔ یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ مشکل حالات میں گھبرانے کے بجائے اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے، اپنے ساتھیوں سے متحد رہنا چاہیے اور قیادت کی اطاعت کرنی چاہیے۔

معروضی سوالات

۱۔ سورۃ الانفال کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

(الف) وراثت کے احکام (ب) غزوہ بدر کے اسباق اور مومنوں کی صفات (ج) حج کے احکام (د) روزے کے احکام

۲۔ سچے مومن کی پہچان کیا بیان کی گئی ہے؟

(الف) صرف مال جمع کرنا (ب) دنیا سے بے پروا ہونا (ج) تنہائی پسند ہونا (د) اللہ کا ذکر سن کر دل کانپ اٹھے

۳۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کی اصل وجہ کیا تھی؟

(الف) دشمن کی کمزوری (ب) ایمان، صبر اور اللہ کی مدد (ج) تعداد کی کثرت (د) بہت زیادہ ساز و سامان

۴۔ انفال سے کیا مراد ہے؟

(الف) صدقہ (ب) زکوٰۃ (ج) قرض (د) جنگ میں حاصل ہونے والا مال

۵۔ مومنوں کو کس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے؟

(الف) ہر طاقتور کی (ب) اللہ اور اس کے رسول کی (ج) صرف اپنے سردار کی (د) صرف اپنے خاندان کی

۶۔ قرآن سن کر مومنوں کے ایمان پر کیا اثر ہوتا ہے؟

(الف) ایمان کم ہوتا ہے (ب) کوئی اثر نہیں ہوتا (ج) ایمان ختم ہو جاتا ہے (د) ایمان بڑھتا ہے

۷۔ میدان میں ثابت قدم رہنے کی تاکید کس لیے کی گئی ہے؟

(الف) دشمن کو ڈرانے کے لیے (ب) کامیابی اور اللہ کی مدد کے لیے (ج) شہرت کے لیے (د) مال حاصل کرنے کے لیے

۸۔ مالِ غنیمت کی تقسیم کیسی ہونی چاہیے؟

(الف) طاقتور کو زیادہ (ب) جو پہلے لے لے اس کی (ج) چھپا کر (د) انصاف کے ساتھ

۹۔ توکل کا صحیح مطلب کیا ہے؟

(الف) دوسروں پر انحصار کرنا (ب) کوشش کر کے نتیجہ اللہ پر چھوڑنا (ج) کوشش چھوڑ دینا (د) صرف دعا کرنا

۱۰۔ سورۃ الانفال سے ہمیں اتحاد کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

(الف) اختلاف فائدہ مند ہے (ب) تنہا رہنا بہتر ہے (ج) اتحاد ضروری نہیں (د) اتحاد ہی کامیابی کی بنیاد ہے

جوابی کلید: ۱۔ (ب)، ۲۔ (د)، ۳۔ (ب)، ۴۔ (د)، ۵۔ (ب)، ۶۔ (د)، ۷۔ (ب)، ۸۔ (د)، ۹۔ (ب)، ۱۰۔ (د)

باب ۲: قرآن مجید: تعارف، حفاظت اور فضائل

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین پر نازل ہوئی۔ اس باب میں قرآن مجید کا تعارف، اس کی حفاظت اور اس کے فضائل بیان کیے گئے ہیں تاکہ طالب علم اس کتاب کی عظمت کو سمجھے اور اس سے اپنا تعلق مضبوط کرے۔

اہم نکات

- قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جو وحی کے ذریعے نازل ہوا۔ یہ انسانیت کی ہدایت کے لیے آخری اور مکمل کتاب ہے۔
- قرآن مجید کی زبان عربی ہے اور اس کا اسلوب بے مثال ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔
- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اس لیے یہ کتاب ہر قسم کی تبدیلی اور تحریف سے محفوظ ہے۔
- قرآن مجید کی حفاظت کے دو ذرائع ہیں: تحریری صورت میں محفوظ ہونا اور لاکھوں حفاظ کا اسے سینوں میں یاد رکھنا۔
- قرآن مجید کی تلاوت باعثِ ثواب ہے، اسے سمجھ کر پڑھنا باعثِ ہدایت ہے اور اس پر عمل کرنا زندگی کی کامیابی ہے۔
- قرآن مجید میں توحید، رسالت، آخرت، عبادات، اخلاق اور معاملات کے بارے میں مکمل رہنمائی موجود ہے۔
- قرآن مجید قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے اور ہر زمانے کے مسائل کا حل اس کی تعلیمات میں موجود ہے۔

اہم اصطلاحات: وحی — اللہ کا پیغام جو پیغمبر پر نازل ہوتا ہے۔ حفاظت — محفوظ رکھنا۔ تحریف — اصل متن میں تبدیلی کرنا۔ حافظ — قرآن مجید کو زبانی یاد کرنے والا۔

خلاصہ: قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جو ہر تبدیلی سے محفوظ ہے۔ اس کی عظمت کو جاننے سے انسان کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے اور وہ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

باب ۲: مشقی سوالات — قرآن مجید: تعارف، حفاظت اور فضائل

مختصر سوالات

سوال ۱: قرآن مجید کس پر نازل ہوا؟

جواب: قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین پر وحی کے ذریعے نازل ہوا۔

سوال ۲: قرآن مجید کی حفاظت کیسے ہوئی؟

جواب: قرآن مجید تحریری صورت میں بھی محفوظ ہوا اور لاکھوں حفاظ نے اسے سینوں میں یاد کر کے بھی محفوظ رکھا۔

سوال ۳: قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: سمجھ کر پڑھنے سے قرآن کا پیغام دل میں اترتا ہے اور انسان اس پر عمل کر سکتا ہے۔ بغیر سمجھے پڑھنا ثواب کا ذریعہ تو ہے مگر ہدایت سمجھنے سے ملتی ہے۔

سوال ۴: قرآن مجید کی زبان کون سی ہے؟

جواب: قرآن مجید کی زبان عربی ہے اور اس کا اسلوب بے مثال ہے۔

سوال ۵: قرآن مجید میں کس قسم کی رہنمائی موجود ہے؟

جواب: قرآن مجید میں توحید، رسالت، آخرت، عبادات، اخلاق اور معاملات کے بارے میں مکمل رہنمائی موجود ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال ۱: قرآن مجید کی حفاظت کے ذرائع بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید کی حفاظت کے دو بڑے ذرائع ہیں۔ پہلا ذریعہ تحریری حفاظت ہے: قرآن مجید نزول کے ساتھ ہی لکھا جاتا رہا اور بعد میں ایک مصحف کی صورت میں جمع کر دیا گیا۔ دوسرا ذریعہ سینوں کی حفاظت ہے: ہر زمانے میں لاکھوں مسلمانوں نے قرآن مجید کو زبانی یاد کیا اور آج بھی دنیا بھر میں حفاظِ کرام اسے یاد رکھتے ہیں۔ ان دونوں ذرائع کی وجہ سے قرآن مجید میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکی اور یہ قیامت تک محفوظ رہے گا۔

سوال ۲: قرآن مجید کے فضائل بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید کی تلاوت باعثِ ثواب ہے اور اس کا ہر حرف پڑھنے پر اجر ملتا ہے۔ اسے سمجھ کر پڑھنے سے انسان کو صحیح اور غلط کی پہچان ہوتی ہے اور زندگی کے ہر مسئلے میں رہنمائی ملتی ہے۔ قرآن مجید دلوں کو سکون دیتا ہے، اخلاق سنوارتا ہے اور انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔ جو شخص قرآن کو اپنی زندگی کا رہنما بنا لے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوتا ہے۔

معروضی سوالات

۱۔ قرآن مجید کس کی کتاب ہے؟

(الف) کسی بادشاہ کی کتاب (ب) تاریخ کی کتاب (ج) اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب (د) انسان کی لکھی ہوئی کتاب

۲۔ قرآن مجید کس پر نازل ہوا؟

(الف) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین پر (ب) حضرت موسیٰ پر (ج) حضرت عیسیٰ پر (د) حضرت ابراہیم پر

۳۔ قرآن مجید کی زبان کون سی ہے؟

(الف) اردو (ب) انگریزی (ج) عربی (د) فارسی

۴۔ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کس نے فرمایا؟

(الف) اللہ تعالیٰ نے (ب) فرشتوں نے (ج) صحابہ نے (د) بادشاہوں نے

۵۔ قرآن مجید کو سینوں میں محفوظ رکھنے والے کیا کہلاتے ہیں؟

(الف) مفسر (ب) محدث (ج) حفاظ (د) قاری

۶۔ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کا فائدہ کیا ہے؟

(الف) ہدایت ملتی ہے اور عمل آسان ہوتا ہے (ب) صرف ثواب ملتا ہے (ج) کوئی فائدہ نہیں (د) وقت ضائع ہوتا ہے

۷۔ قرآن مجید میں کس بارے میں رہنمائی موجود ہے؟

(الف) صرف تاریخ (ب) صرف سیاست (ج) عقائد، عبادات، اخلاق اور معاملات (د) صرف تجارت

۸۔ قرآن مجید کس تک کے انسانوں کے لیے ہدایت ہے؟

(الف) قیامت تک کے انسانوں کے لیے (ب) صرف ایک زمانے کے لیے (ج) صرف عربوں کے لیے (د) صرف ایک قوم کے لیے

۹۔ تحریف کا کیا مطلب ہے؟

(الف) تشریح کرنا (ب) یاد کرنا (ج) اصل متن میں تبدیلی کرنا (د) ترجمہ کرنا

۱۰۔ قرآن مجید کی تلاوت سے دل کو کیا ملتا ہے؟

(الف) سکون اور اجر (ب) پریشانی (ج) تھکاوٹ (د) بے چینی

جوابی کلید: ۱۔ (ج)، ۲۔ (الف)، ۳۔ (ج)، ۴۔ (الف)، ۵۔ (ج)، ۶۔ (الف)، ۷۔ (ج)، ۸۔ (الف)، ۹۔ (ج)، ۱۰۔ (الف)

باب ۳: اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبت و اطاعت

ایمان کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول کی محبت و اطاعت ہے۔ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے وہ اس کے احکام پر عمل کرتا ہے اور جو رسول سے محبت کرتا ہے وہ ان کی سنت کی پیروی کرتا ہے۔ اس باب میں محبت اور اطاعت کے تقاضے اور ان کے اثرات بیان کیے گئے ہیں۔

اہم نکات

- اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ انسان اس کے احکام مانے، اس کی نافرمانی سے بچے اور ہر کام میں اس کی رضا تلاش کرے۔
- رسول کی محبت کا تقاضا ہے کہ انسان ان کی سنت پر عمل کرے، ان کے اخلاق اپنائے اور ان کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا رہنما بنائے۔
- محبت صرف زبان کا دعویٰ نہیں بلکہ عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا دعویٰ کرے اسے اپنی زندگی سے اس کا ثبوت دینا چاہیے۔
- اطاعت کے بغیر محبت ادھوری ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہی ایمان کی تکمیل ہے۔
- اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انسان کی زندگی میں نظم، سکون اور برکت پیدا ہوتی ہے۔
- رسول کی سنت پر عمل کرنے سے انسان کے اخلاق سنورتے ہیں اور معاشرے میں بھلائی پھیلتی ہے۔
- محبت و اطاعت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان دنیا اور آخرت میں اللہ کی رضا اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔

اہم اصطلاحات: محبت — دل کا لگاؤ اور چاہت۔ اطاعت — حکم ماننا۔ سنت — نبی کریم کا طریقہ اور عمل۔ رضا — خوشنودی۔

خلاصہ: اللہ اور اس کے رسول کی محبت ایمان کی جان ہے اور اطاعت اس کی پہچان ہے۔ محبت عمل سے ظاہر ہوتی ہے، اور جو شخص سنت پر عمل کرتا ہے وہی سچی محبت کا حقدار ہے۔

باب ۳: مشقی سوالات — اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبت و اطاعت

مختصر سوالات

سوال ۱: اللہ سے محبت کا تقاضا کیا ہے؟

جواب: اللہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ انسان اس کے احکام پر عمل کرے، اس کی نافرمانی سے بچے اور ہر کام میں اس کی رضا تلاش کرے۔

سوال ۲: رسول کی محبت کیسے ظاہر ہوتی ہے؟

جواب: رسول کی محبت سنت پر عمل کرنے، ان کے اخلاق اپنانے اور ان کی تعلیمات کو زندگی کا رہنما بنانے سے ظاہر ہوتی ہے۔

سوال ۳: محبت اور اطاعت کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

جواب: اطاعت کے بغیر محبت ادھوری ہے۔ سچی محبت وہی ہے جو اطاعت اور عمل سے ظاہر ہو۔

سوال ۴: سنت پر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: سنت پر عمل کرنے سے اخلاق سنورتے ہیں، زندگی میں نظم آتا ہے اور معاشرے میں بھلائی پھیلتی ہے۔

سوال ۵: اللہ کی رضا کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: اللہ کی رضا اس کے احکام پر عمل کرنے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال ۱: محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول کے تقاضے بیان کریں۔

جواب: محبتِ الٰہی کا تقاضا ہے کہ انسان اللہ کے احکام مانے، اس کی نافرمانی سے بچے، نماز اور عبادات کا اہتمام کرے اور ہر کام میں اللہ کی رضا کو مقدم رکھے۔ محبتِ رسول کا تقاضا ہے کہ انسان نبی کریم کی سنت پر عمل کرے، ان کے اخلاق جیسے سچائی، امانت، صبر اور رحم کو اپنائے اور ان کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کرے۔ محبت کا ثبوت عمل ہے، صرف زبان سے دعویٰ کافی نہیں۔

سوال ۲: اطاعت کی اہمیت اور اس کے اثرات بیان کریں۔

جواب: اطاعت ایمان کی تکمیل ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انسان کی زندگی میں نظم اور سکون پیدا ہوتا ہے، معاشرے میں اتحاد قائم ہوتا ہے اور برائی کم ہوتی ہے۔ اطاعت کرنے والا شخص اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے اور آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس نافرمانی سے بے سکونی، اختلاف اور نقصان پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنی زندگی کا اصول بنا لے۔

معروضی سوالات

۱۔ ایمان کی بنیاد کیا ہے؟

(الف) صرف مال (ب) صرف علم (ج) صرف عبادت (د) اللہ اور اس کے رسول کی محبت و اطاعت

۲۔ اللہ سے محبت کا تقاضا کیا ہے؟

(الف) عبادت چھوڑ دینا (ب) اس کے احکام پر عمل کرنا (ج) صرف دعویٰ کرنا (د) دنیا سے کنارہ کشی

۳۔ رسول کی محبت کیسے ظاہر ہوتی ہے؟

(الف) صرف نعرے لگا کر (ب) کتابیں جمع کر کے (ج) خاموش رہ کر (د) سنت پر عمل کر کے

۴۔ محبت کا ثبوت کیا ہے؟

(الف) دعویٰ (ب) عمل (ج) صرف زبان (د) خاموشی

۵۔ اطاعت کے بغیر محبت کیسی ہے؟

(الف) مکمل (ب) کافی (ج) بہتر (د) ادھوری

۶۔ سنت سے کیا مراد ہے؟

(الف) قانون کی کتاب (ب) نبی کریم کا طریقہ اور عمل (ج) پرانی رسم (د) کسی قوم کی عادت

۷۔ سنت پر عمل کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

(الف) اخلاق بگڑتے ہیں (ب) وقت ضائع ہوتا ہے (ج) کوئی فرق نہیں پڑتا (د) اخلاق سنورتے ہیں

۸۔ اللہ کی رضا کیسے ملتی ہے؟

(الف) صرف آرام سے (ب) احکام پر عمل اور رسول کی پیروی سے (ج) صرف دولت سے (د) صرف شہرت سے

۹۔ اطاعت سے معاشرے میں کیا پیدا ہوتا ہے؟

(الف) اختلاف (ب) بے سکونی (ج) لڑائی (د) اتحاد اور نظم

۱۰۔ محبت و اطاعت کا سب سے بڑا فائدہ کیا ہے؟

(الف) دولت (ب) دنیا اور آخرت میں کامیابی (ج) صرف دنیاوی فائدہ (د) شہرت

جوابی کلید: ۱۔ (د)، ۲۔ (ب)، ۳۔ (د)، ۴۔ (ب)، ۵۔ (د)، ۶۔ (ب)، ۷۔ (د)، ۸۔ (ب)، ۹۔ (د)، ۱۰۔ (ب)

باب ۴: علم کی فضیلت و اہمیت

اسلام میں علم کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ علم ہی وہ روشنی ہے جو انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی طرف لے جاتی ہے۔ اس باب میں علم کی فضیلت، اس کی اقسام اور طالب علم کے فرائض بیان کیے گئے ہیں۔

اہم نکات

- علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ علم کے بغیر انسان صحیح اور غلط میں فرق نہیں کر سکتا۔
- علم انسان کو اللہ کی پہچان عطا کرتا ہے۔ کائنات پر غور کرنے سے انسان اللہ کی قدرت کو سمجھتا ہے۔
- عالم کا درجہ جاہل سے بہت بلند ہے۔ علم انسان کو عزت، وقار اور رہنمائی کی صلاحیت دیتا ہے۔
- علم صرف کتابیں پڑھنے کا نام نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا بھی علم کا حصہ ہے۔ جو علم عمل میں نہ آئے وہ بوجھ بن جاتا ہے۔
- طالب علم کو چاہیے کہ وہ استاد کا احترام کرے، محنت کرے اور علم کو دوسروں تک پہنچائے۔
- دینی اور دنیاوی دونوں طرح کا علم ضروری ہے۔ دینی علم آخرت سنوارتا ہے اور دنیاوی علم دنیا کی زندگی کو بہتر بناتا ہے۔
- علم کی روشنی سے معاشرے میں جہالت، تعصب اور برائی کم ہوتی ہے اور امن و ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

اہم اصطلاحات: علم — جاننا اور سمجھنا۔ جہالت — علم سے محرومی۔ عالم — علم رکھنے والا۔ طالب علم — علم حاصل کرنے والا۔

خلاصہ: علم انسان کی سب سے بڑی دولت ہے۔ علم حاصل کرنا فرض ہے، اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور اسے دوسروں تک پہنچانا صدقہ جاریہ ہے۔

باب ۴: مشقی سوالات – علم کی فضیلت و اہمیت

مختصر سوالات

سوال ۱: علم حاصل کرنا کیوں فرض ہے؟

جواب: علم کے بغیر انسان صحیح اور غلط میں فرق نہیں کر سکتا اور نہ ہی اللہ کی پہچان حاصل کر سکتا ہے، اس لیے علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

سوال ۲: عالم اور جاہل میں کیا فرق ہے؟

جواب: عالم کو صحیح اور غلط کی پہچان ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی رہنمائی کر سکتا ہے، جبکہ جاہل اندھیروں میں رہتا ہے اور غلط راستے پر چل سکتا ہے۔

سوال ۳: علم پر عمل کیوں ضروری ہے؟

جواب: جو علم عمل میں نہ آئے وہ بوجھ بن جاتا ہے۔ علم کا اصل فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان اس پر عمل کرے اور اپنی زندگی سنوارے۔

سوال ۴: طالب علم کے کیا فرائض ہیں؟

جواب: طالب علم کو چاہیے کہ وہ محنت کرے، استاد کا احترام کرے، وقت کی پابندی کرے اور سیکھے ہوئے علم پر عمل کرے۔

سوال ۵: علم سے معاشرے کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: علم سے معاشرے میں جہالت اور تعصب کم ہوتا ہے، امن قائم ہوتا ہے اور ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال ۱: علم کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: اسلام میں علم کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ علم انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی عطا کرتا ہے۔ علم سے انسان اللہ کی پہچان حاصل کرتا ہے، کائنات کے راز سمجھتا ہے اور صحیح و غلط میں فرق کر سکتا ہے۔ عالم کا درجہ جاہل سے بہت بلند ہے اور علم انسان کو عزت و وقار عطا کرتا ہے۔ علم حاصل کرنا فرض ہے اور اسے دوسروں تک پہنچانا صدقہ جاریہ ہے جس کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

سوال ۲: دینی اور دنیاوی علم کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: دینی علم انسان کو اللہ کی پہچان، عبادات کے احکام اور اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ دنیاوی علم انسان کو دنیا کی زندگی گزارنے، روزگار کمانے اور معاشرے کی خدمت کرنے کی صلاحیت دیتا ہے۔ دونوں طرح کا علم ضروری ہے۔ صرف دینی علم رکھنے والا دنیاوی معاملات میں پیچھے رہ سکتا ہے اور صرف دنیاوی علم رکھنے والا آخرت سے غافل ہو سکتا ہے۔ بہترین مسلمان وہ ہے جو دونوں طرح کے علم میں توازن رکھے۔

معروضی سوالات

۱۔ اسلام میں علم کا کیا مقام ہے؟

(الف) بہت بلند (ب) معمولی (ج) غیر ضروری (د) ممنوع

۲۔ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر کیا ہے؟

(الف) مکروہ (ب) حرام (ج) فرض (د) نفل

۳۔ علم انسان کو کس چیز سے نکالتا ہے؟

(الف) جہالت کے اندھیروں سے (ب) دولت سے (ج) عزت سے (د) صحت سے

۴۔ عالم کا درجہ جاہل سے کیسا ہے؟

(الف) کم (ب) کوئی فرق نہیں (ج) بہت بلند (د) برابر

۵۔ جو علم عمل میں نہ آئے وہ کیا بن جاتا ہے؟

(الف) بوجھ (ب) نور (ج) راحت (د) کامیابی

۶۔ طالب علم کو استاد کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

(الف) لاپروائی (ب) مخالفت (ج) احترام (د) بے ادبی

۷۔ دینی علم کا سب سے بڑا فائدہ کیا ہے؟

(الف) آخرت کی کامیابی (ب) صرف دولت (ج) صرف شہرت (د) صرف طاقت

۸۔ علم کو دوسروں تک پہنچانا کیا ہے؟

(الف) نقصان (ب) فضول کام (ج) صدقہ جاریہ (د) وقت کا ضیاع

۹۔ علم سے معاشرے میں کیا کم ہوتا ہے؟

(الف) جہالت اور تعصب (ب) امن (ج) ترقی (د) بھائی چارہ

۱۰۔ بہترین مسلمان کون ہے؟

(الف) جو علم سے دور رہے (ب) جو علم پر عمل نہ کرے (ج) جو دینی اور دنیاوی علم میں توازن رکھے (د) جو صرف دنیاوی علم رکھے

جوابی کلید: ۱۔ (الف)، ۲۔ (ج)، ۳۔ (الف)، ۴۔ (ج)، ۵۔ (الف)، ۶۔ (ج)، ۷۔ (الف)، ۸۔ (ج)، ۹۔ (الف)، ۱۰۔ (ج)

باب ۵: زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ یہ مالدار مسلمانوں پر فرض ہے اور اس کا مقصد معاشرے میں غربت کم کرنا، مال کو پاک کرنا اور بھائی چارہ قائم کرنا ہے۔ اس باب میں زکوٰۃ کا مفہوم، اس کی شرائط، اس کے مصارف اور اس کے فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

اہم نکات

- زکوٰۃ کا لغوی مطلب پاک کرنا اور بڑھانا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں برکت پیدا ہوتی ہے۔
- زکوٰۃ اس مسلمان پر فرض ہے جو صاحبِ نصاب ہو، یعنی اس کے پاس مقررہ حد سے زائد مال ایک سال تک موجود رہے۔
- زکوٰۃ کی شرح عام طور پر ڈھائی فیصد ہے، جو نقدی، سونے چاندی اور تجارتی مال پر دی جاتی ہے۔
- زکوٰۃ کے مصارف میں فقراء، مساکین، مقروض اور مسافر شامل ہیں۔ زکوٰۃ صرف ان مستحق لوگوں کو دی جانی چاہیے۔
- زکوٰۃ دینے سے معاشرے میں غربت کم ہوتی ہے، امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ کم ہوتا ہے اور محبت بڑھتی ہے۔
- زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے مال میں بے برکتی آتی ہے اور معاشرے میں غربت اور حسد بڑھتا ہے۔
- زکوٰۃ دیتے وقت نیت خالص ہونی چاہیے اور مستحق کی عزت کا خیال رکھنا چاہیے۔ احسان جتا کر زکوٰۃ دینا اس کا ثواب ضائع کر دیتا ہے۔

اہم اصطلاحات: زکوٰۃ — مقررہ مال کا مقررہ حصہ مستحقین کو دینا۔ نصاب — وہ مقررہ حد جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ مصارف — زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہیں۔ فقیر — وہ شخص جس کے پاس گزر بسر کا سامان نہ ہو۔

خلاصہ: زکوٰۃ مال کی پاکیزگی اور معاشرے کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔ صاحبِ نصاب مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہے اور اسے مستحق لوگوں تک عزت کے ساتھ پہنچانا چاہیے۔

باب ۵: مشقی سوالات — زکوٰۃ

مختصر سوالات

سوال ۱: زکوٰۃ کا لغوی مطلب کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ کا لغوی مطلب پاک کرنا اور بڑھانا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں برکت آتی ہے۔

سوال ۲: زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

جواب: زکوٰۃ اس مسلمان پر فرض ہے جو صاحبِ نصاب ہو، یعنی اس کے پاس مقررہ حد سے زائد مال ایک سال تک موجود رہے۔

سوال ۳: زکوٰۃ کی شرح کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ کی عام شرح ڈھائی فیصد ہے جو نقدی، سونے چاندی اور تجارتی مال پر دی جاتی ہے۔

سوال ۴: زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جا سکتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ فقراء، مساکین، مقروض اور مسافروں جیسے مستحق لوگوں کو دی جا سکتی ہے۔

سوال ۵: زکوٰۃ دیتے وقت کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: نیت خالص ہونی چاہیے، مستحق کی عزت کا خیال رکھنا چاہیے اور احسان نہیں جتانا چاہیے۔

تفصیلی سوالات

سوال ۱: زکوٰۃ کے فوائد بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ کے بہت سے فوائد ہیں۔ انفرادی طور پر زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہوتا ہے، اس میں برکت آتی ہے اور انسان میں سخاوت پیدا ہوتی ہے۔ معاشرتی طور پر زکوٰۃ سے غربت کم ہوتی ہے، غریبوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں، امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ کم ہوتا ہے اور محبت و بھائی چارہ بڑھتا ہے۔ زکوٰۃ سے معاشرے میں حسد اور نفرت کم ہوتی ہے اور امن قائم ہوتا ہے۔

سوال ۲: زکوٰۃ کی شرائط اور مصارف بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ کی شرائط میں مسلمان ہونا، صاحبِ نصاب ہونا اور مال پر ایک سال گزر جانا شامل ہیں۔ زکوٰۃ ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو اس کے مستحق ہوں، جیسے فقراء اور مساکین جو اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتے، مقروض جو قرض ادا نہیں کر سکتے، اور مسافر جو سفر میں پریشان ہوں۔ زکوٰۃ دیتے وقت یہ ضروری ہے کہ وہ مستحق لوگوں تک پہنچے اور ان کی عزت کا خیال رکھا جائے۔

معروضی سوالات

۱۔ زکوٰۃ اسلام کے کتنے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے؟

(الف) سات (ب) پانچ (ج) چار (د) چھ

۲۔ زکوٰۃ کا لغوی مطلب کیا ہے؟

(الف) کم کرنا (ب) چھپانا (ج) خرچ کرنا (د) پاک کرنا اور بڑھانا

۳۔ زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

(الف) ہر مریض پر (ب) صاحبِ نصاب مسلمان پر (ج) ہر بچے پر (د) ہر مسافر پر

۴۔ زکوٰۃ کی عام شرح کیا ہے؟

(الف) دس فیصد (ب) پانچ فیصد (ج) پچاس فیصد (د) ڈھائی فیصد

۵۔ نصاب سے کیا مراد ہے؟

(الف) کتاب کا نام (ب) وہ مقررہ حد جس پر زکوٰۃ فرض ہو (ج) زکوٰۃ کا نام (د) مسجد کا نام

۶۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جاتی ہے؟

(الف) صرف امیروں کو (ب) صرف رشتہ داروں کو (ج) صرف دوستوں کو (د) مستحق فقراء اور مساکین کو

۷۔ زکوٰۃ دینے سے مال میں کیا پیدا ہوتا ہے؟

(الف) بے برکتی (ب) پاکیزگی اور برکت (ج) کمی (د) نقصان

۸۔ زکوٰۃ سے معاشرے میں کیا کم ہوتا ہے؟

(الف) محبت (ب) امن (ج) بھائی چارہ (د) غربت

۹۔ احسان جتا کر زکوٰۃ دینے سے کیا ہوتا ہے؟

(الف) مال بڑھ جاتا ہے (ب) ثواب ضائع ہو جاتا ہے (ج) ثواب بڑھ جاتا ہے (د) کوئی فرق نہیں پڑتا

۱۰۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا کیا نقصان ہے؟

(الف) مال میں برکت (ب) عزت میں اضافہ (ج) صحت میں بہتری (د) مال میں بے برکتی اور معاشرے میں غربت

جوابی کلید: ۱۔ (ب)، ۲۔ (د)، ۳۔ (ب)، ۴۔ (د)، ۵۔ (ب)، ۶۔ (د)، ۷۔ (ب)، ۸۔ (د)، ۹۔ (ب)، ۱۰۔ (د)

باب ۶: طہارت اور جسمانی صفائی

اسلام میں طہارت کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ طہارت کا مطلب پاک صاف رہنا ہے، جس میں جسم، کپڑے اور جگہ کی صفائی شامل ہے۔ اس باب میں طہارت کی اقسام، وضو، غسل اور تیمم کے احکام اور جسمانی صفائی کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

اہم نکات

- طہارت کی دو قسمیں ہیں: ظاہری طہارت یعنی جسم اور کپڑوں کی صفائی، اور باطنی طہارت یعنی دل کو برے خیالات اور گناہوں سے پاک رکھنا۔
- وضو نماز کے لیے ضروری ہے۔ وضو میں چہرہ دھونا، ہاتھ کہنیوں تک دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں ٹخنوں تک دھونا شامل ہے۔
- غسل اس وقت ضروری ہوتا ہے جب انسان پر غسل فرض ہو جائے۔ غسل میں پورے جسم پر پانی بہانا ضروری ہے۔
- جب پانی نہ ملے یا پانی کا استعمال نقصان دہ ہو تو تیمم کیا جاتا ہے۔ تیمم پاک مٹی سے کیا جاتا ہے۔
- جسمانی صفائی میں روزانہ غسل، دانتوں کی صفائی، ناخن کاٹنا، کپڑوں کی صفائی اور ماحول کی صفائی شامل ہے۔
- صفائی سے صحت اچھی رہتی ہے، بیماریاں کم ہوتی ہیں اور انسان دوسروں کے لیے بھی باعثِ راحت ہوتا ہے۔
- مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم، گھر اور ماحول کو صاف رکھے کیونکہ صفائی ایمان کی علامت ہے۔

اہم اصطلاحات: طہارت — پاک صاف رہنا۔ وضو — نماز کے لیے مقررہ اعضا دھونا۔ غسل — پورے جسم کو دھونا۔ تیمم — پانی نہ ملنے پر پاک مٹی سے طہارت حاصل کرنا۔

خلاصہ: طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ وضو، غسل اور تیمم کے احکام سیکھ کر ان پر عمل کرنا اور جسم و ماحول کو صاف رکھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

باب ۶: مشقی سوالات – طہارت اور جسمانی صفائی

مختصر سوالات

سوال ۱: طہارت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: طہارت کی دو قسمیں ہیں: ظاہری طہارت یعنی جسم اور کپڑوں کی صفائی، اور باطنی طہارت یعنی دل کو برے خیالات سے پاک رکھنا۔

سوال ۲: وضو میں کون سے اعضا دھوئے جاتے ہیں؟

جواب: وضو میں چہرہ دھویا جاتا ہے، ہاتھ کہنیوں تک دھوئے جاتے ہیں، سر کا مسح کیا جاتا ہے اور پاؤں ٹخنوں تک دھوئے جاتے ہیں۔

سوال ۳: تیمم کب کیا جاتا ہے؟

جواب: جب پانی نہ ملے یا پانی کا استعمال صحت کے لیے نقصان دہ ہو تو تیمم کیا جاتا ہے۔

سوال ۴: غسل کب ضروری ہوتا ہے؟

جواب: غسل اس وقت ضروری ہوتا ہے جب انسان پر غسل فرض ہو جائے، اور غسل میں پورے جسم پر پانی بہانا ضروری ہے۔

سوال ۵: جسمانی صفائی کیوں ضروری ہے؟

جواب: صفائی سے صحت اچھی رہتی ہے، بیماریاں کم ہوتی ہیں اور انسان دوسروں کے لیے بھی باعثِ راحت ہوتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال ۱: وضو کا طریقہ اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: وضو نماز کے لیے ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ وضو کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کی جائے، پھر چہرہ دھویا جائے، ہاتھ کہنیوں تک دھوئے جائیں، سر کا مسح کیا جائے اور آخر میں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے جائیں۔ وضو سے جسم پاک ہوتا ہے، دل کو سکون ملتا ہے اور انسان عبادت کے لیے تیار ہوتا ہے۔ وضو کی پابندی سے صفائی کی عادت پیدا ہوتی ہے اور صحت بھی اچھی رہتی ہے۔

سوال ۲: طہارت اور جسمانی صفائی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلام میں طہارت کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ جسمانی صفائی سے صحت اچھی رہتی ہے اور بیماریاں کم ہوتی ہیں۔ صاف ستھرا انسان خود بھی سکون محسوس کرتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی باعثِ راحت ہوتا ہے۔ صفائی میں روزانہ غسل، دانتوں کی صفائی، ناخن کاٹنا، کپڑوں کی صفائی اور ماحول کی صفائی شامل ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم، گھر اور ماحول کو صاف رکھے کیونکہ صفائی ایمان کی علامت ہے۔

معروضی سوالات

۱۔ طہارت کو کس کا حصہ قرار دیا گیا ہے؟

(الف) سیاست کا (ب) کھیل کا (ج) ایمان کا (د) تجارت کا

۲۔ طہارت کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

۳۔ وضو کس کے لیے ضروری ہے؟

(الف) حج کے لیے (ب) زکوٰۃ کے لیے (ج) نماز کے لیے (د) روزے کے لیے

۴۔ وضو میں سر کا کیا کیا جاتا ہے؟

(الف) مسح (ب) دھویا جاتا ہے (ج) کچھ نہیں (د) صرف پانی چھڑکا جاتا ہے

۵۔ غسل میں کیا ضروری ہے؟

(الف) صرف ہاتھ دھونا (ب) صرف پاؤں دھونا (ج) پورے جسم پر پانی بہانا (د) صرف چہرہ دھونا

۶۔ تیمم کس سے کیا جاتا ہے؟

(الف) پاک مٹی سے (ب) پانی سے (ج) تیل سے (د) صابن سے

۷۔ تیمم کب کیا جاتا ہے؟

(الف) جب دل نہ چاہے (ب) جب سردی ہو (ج) جب پانی نہ ملے (د) جب وقت نہ ہو

۸۔ جسمانی صفائی سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(الف) صحت اچھی رہتی ہے (ب) بیماریاں بڑھتی ہیں (ج) وقت ضائع ہوتا ہے (د) کچھ نہیں ہوتا

۹۔ وضو میں پاؤں کہاں تک دھوئے جاتے ہیں؟

(الف) صرف انگلیاں (ب) صرف ایڑیاں (ج) ٹخنوں تک (د) گھٹنوں تک

۱۰۔ صفائی کس کی علامت ہے؟

(الف) ایمان کی (ب) دولت کی (ج) طاقت کی (د) شہرت کی

جوابی کلید: ۱۔ (ج)، ۲۔ (الف)، ۳۔ (ج)، ۴۔ (الف)، ۵۔ (ج)، ۶۔ (الف)، ۷۔ (ج)، ۸۔ (الف)، ۹۔ (ج)، ۱۰۔ (الف)

باب ۷: مطالعہ احادیث مبارکہ

حدیث نبوی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے اقوال، افعال اور تقریرات کو کہتے ہیں۔ حدیث قرآن مجید کی عملی تشریح ہے اور دین کو سمجھنے کا دوسرا بڑا ذریعہ ہے۔ اس باب میں منتخب احادیث کے مضامین، ان کے اسباق اور ان کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ حدیث کا متن یہاں نقل نہیں کیا گیا، صرف ان کے مضامین اور اسباق اپنے الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں۔

اہم نکات

- حدیث قرآن مجید کی وضاحت کرتی ہے۔ قرآن میں جن احکام کا اجمالی ذکر ہے، حدیث ان کی تفصیل اور عملی صورت بتاتی ہے۔
- نبی کریم کی زندگی قرآن کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہے۔ ان کے اخلاق، عبادات اور معاملات سے ہمیں دین پر عمل کا طریقہ ملتا ہے۔
- احادیث سے سچائی، امانت، صبر، رحم، پڑوسیوں کے حقوق اور والدین کی خدمت جیسے اخلاقی اسباق ملتے ہیں۔
- حدیث کو قبول کرنے کے لیے اس کی سند اور متن کی جانچ کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے احادیث کو محفوظ کرنے میں بڑی خدمت انجام دی۔
- احادیث پر عمل کرنے سے انسان کی زندگی سنورتی ہے اور معاشرے میں بھلائی پھیلتی ہے۔
- حدیث کا مطالعہ کرتے وقت اس کے مفہوم اور اس کے عملی تقاضے پر توجہ دینی چاہیے، تاکہ اس پر صحیح عمل ہو سکے۔
- جو شخص حدیث پر عمل کرتا ہے وہ سنت کی پیروی کرتا ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے۔

اہم اصطلاحات: حدیث — نبی کریم کے قول، فعل یا تقریر۔ سنت — نبی کریم کا طریقہ۔ سند — حدیث بیان کرنے والوں کی زنجیر۔ متن — حدیث کے الفاظ۔

خلاصہ: حدیث قرآن کی عملی تشریح ہے۔ اس کا مطالعہ ہمیں نبی کریم کی زندگی سے اخلاق اور عمل کا طریقہ سکھاتا ہے اور دین پر چلنا آسان بنا دیتا ہے۔

باب ۷: مشقی سوالات — مطالعہ احادیث مبارکہ

مختصر سوالات

سوال ۱: حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث سے مراد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے اقوال، افعال اور تقریرات ہیں۔

سوال ۲: حدیث قرآن کی کس طرح وضاحت کرتی ہے؟

جواب: قرآن میں جن احکام کا اجمالی ذکر ہے، حدیث ان کی تفصیل اور عملی صورت بتاتی ہے۔

سوال ۳: احادیث سے کون سے اخلاقی اسباق ملتے ہیں؟

جواب: احادیث سے سچائی، امانت، صبر، رحم، پڑوسیوں کے حقوق اور والدین کی خدمت جیسے اخلاقی اسباق ملتے ہیں۔

سوال ۴: صحابہ کرام نے احادیث کے لیے کیا خدمت انجام دی؟

جواب: صحابہ کرام نے احادیث کو یاد کیا، ان پر عمل کیا اور انہیں اگلی نسلوں تک پہنچایا۔

سوال ۵: حدیث پر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: حدیث پر عمل کرنے سے زندگی سنورتی ہے، اخلاق بہتر ہوتے ہیں اور اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال ۱: حدیث کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: حدیث دین کو سمجھنے کا دوسرا بڑا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں بہت سے احکام اجمالی طور پر بیان کیے گئے ہیں اور حدیث ان کی تفصیل بتاتی ہے، جیسے نماز اور زکوٰۃ کے طریقے حدیث سے معلوم ہوتے ہیں۔ نبی کریم کی زندگی قرآن کی عملی تشریح ہے، اس لیے حدیث پر عمل کرنا قرآن پر عمل کرنا ہے۔ حدیث سے ہمیں اخلاق، معاملات اور عبادات کے بارے میں مکمل رہنمائی ملتی ہے۔

سوال ۲: احادیث کے مطالعے کا صحیح طریقہ بیان کریں۔

جواب: احادیث کا مطالعہ کرتے وقت پہلے اس کے مفہوم کو سمجھنا چاہیے، پھر اس کے عملی تقاضے پر غور کرنا چاہیے۔ حدیث کو صرف پڑھنا کافی نہیں، اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ حدیث کے مطالعے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا مفہوم قرآن کی تعلیمات کے مطابق ہو۔ جو شخص حدیث کو سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے وہ اپنی زندگی اور معاشرے دونوں کو بہتر بناتا ہے۔

معروضی سوالات

۱۔ حدیث سے کیا مراد ہے؟

(الف) قرآن کی تفسیر کی کتاب (ب) تاریخ کی کتاب (ج) قانون کی کتاب (د) نبی کریم کے اقوال، افعال اور تقریرات

۲۔ حدیث قرآن کی کیا کرتی ہے؟

(الف) منسوخی (ب) عملی تشریح (ج) مخالفت (د) تبدیلی

۳۔ نبی کریم کی زندگی کس کی عملی مثال ہے؟

(الف) دنیاوی سیاست کی (ب) تجارت کی (ج) شاعری کی (د) قرآن کی تعلیمات کی

۴۔ احادیث سے کون سا اخلاقی سبق ملتا ہے؟

(الف) بخل اور کنجوسی (ب) سچائی اور امانت (ج) جھوٹ اور خیانت (د) حسد اور تکبر

۵۔ حدیث کی جانچ کس چیز سے کی جاتی ہے؟

(الف) صرف آواز سے (ب) صرف کتاب سے (ج) صرف شہرت سے (د) سند اور متن سے

۶۔ صحابہ کرام نے احادیث کے لیے کیا کیا؟

(الف) انہیں بھلا دیا (ب) انہیں محفوظ کر کے آگے پہنچایا (ج) انہیں چھپایا (د) انہیں بدل دیا

۷۔ نماز اور زکوٰۃ کے طریقے کس سے معلوم ہوتے ہیں؟

(الف) صرف عقل سے (ب) صرف رسم سے (ج) صرف کتابوں سے (د) حدیث سے

۸۔ حدیث پر عمل کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

(الف) وقت ضائع ہوتا ہے (ب) زندگی سنورتی ہے (ج) زندگی بگڑتی ہے (د) کوئی فرق نہیں پڑتا

۹۔ سند سے کیا مراد ہے؟

(الف) حدیث کی کتاب (ب) حدیث کا ترجمہ (ج) حدیث کا عنوان (د) حدیث بیان کرنے والوں کی زنجیر

۱۰۔ حدیث کا مطالعہ کرتے وقت کس پر توجہ دینی چاہیے؟

(الف) صرف نام پر (ب) مفہوم اور عملی تقاضے پر (ج) صرف الفاظ پر (د) صرف تعداد پر

جوابی کلید: ۱۔ (د)، ۲۔ (ب)، ۳۔ (د)، ۴۔ (ب)، ۵۔ (د)، ۶۔ (ب)، ۷۔ (د)، ۸۔ (ب)، ۹۔ (د)، ۱۰۔ (ب)